اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۷۰ء بمقام سعید ہاؤس ایبٹ آباد۔ غیر مطبوعہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

پچھلے چند دنوں سے کئی تکلیفیں اکٹھی ہوگئی ہیں ایک تو پیچش نے بڑا شدید حملہ کیا دو تین دن سے بخار بھی آ رہا ہے اور خون کا دباؤ بھی کافی کم رہا ہے اسلئے میں اس وقت مختصراً ایک ضروری امر کی طرف پورے زور کے ساتھ دوستوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ یہ اطلاع دی کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے یا اپنی کسی جماعت سے پیار کرتا ہے اور اپنی نعمتوں سے اور اپنے فضلوں سے اور اپنی رحمتوں سے انہیں نوازتا ہے تو جَعَلَ لَهُ الْحَاسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ زمینی لوگ حسد کرنے لگ جاتے ہیں یعنی آسمانی تائید کے نتیجہ میں زمینی حسد پیدا ہوتا ہے جس کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ مگر یہ سب کی سب حسد کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کرتے ہوئے غلبہ اسلام کے یہ سامان پیدا کئے ہیں کہ افریقن اقوام کا دل اسلام اور احمدیت کی طرف پھیرا اور جو منصوبہ وہاں غلبہ اسلام اور خدمت اقوام افریقہ کے لئے تیار کیا گیا تھا اس میں وہ لوگ بڑی محبت اور بڑے شوق سے حصہ لے رہے ہیں میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ آٹھ دس سے زیادہ مقامات سے ہمیں یہ درخواست پہنچی ہے کہ زمین بھی ہم دیں گے اور عمارت بھی ہم بنائیں گے آپ یہاں میڈیکل سنٹرز کھولیں اور

ڈاکٹرز بھجوائیں یعنی جو ہمارا ابتدائی سرمایہ ہے وہ ان کی جیبوں سے خرچ ہوگا اور جو ہمارا کام ہے یعنی تبلیغ اسلام کا وہ ہمارا ہی ہوگا اور ہم وہاں کام کریں گے۔ وہاں شکل یہ بنتی ہے کہ ایسے اداروں کو وہ جماعت کے نام پر رجسٹرڈ کروا دیتے ہیں چنانچہ اس طرح یہ جماعت کی ملکیت بن جاتی ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس کے نتیجہ میں حسد پیدا ہونا چاہئے تھا جیسے کہ ہمیں پہلے بتایا جا چکا ہے چنانچہ حسد پیدا ہوا مثلاً ایک بڑی منظّم جماعت ہے اس کے متعلق ایک ذریعہ سے یہ خبر ملی ہے واللہ اعلم کہاں تک درست ہے یہ بات مضمون کے لحاظ سے تو درست معلوم ہوتی ہے لیکن Source of information یعنی ذریعہ خبر ابھی تک ایک ہے پہلے تو بہت سارے ذرائع سے علم ہوتا رہتا ہے انشاء اللہ پتہ لگ جائے گا کہ یہ بات کہاں تک درست ہے؟ بہر حال بظاہر درست معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ افریقہ میں جماعت احمدیہ اتنی مضبوط ہو چکی ہے کہ وہاں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے اسلئے پاکستان میں ان کو کچلو تا کہ ان کے جو وہاں پر گرام ہیں ان کے اوپر اثر پڑے۔ جماعت احمدیہ کو کچلنے کی طاقت تو اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں دی لیکن اس نے حسد کرنے کا اختیار سب کو دیا ہے۔

ویسے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور فرمایا کہ یہ تمہاری اپنی مرضی ہے کہ رشک کرو یا حسد کرو یعنی جب اللہ تعالیٰ کے فضل کسی پر نازل ہوں تو ایک ذہنیت یہ پیدا ہوتی ہے کہ خدا کا بندہ کہتا ہے کہ میرے بھائی نے خلوص نیت کے ساتھ اپنے رب کے حضور اپنا سب کچھ دے دیا اور اس کے فضلوں کو حاصل کیا اور ان فضلوں کے حصول کا یہ دروازہ میرے لئے بھی کھلا ہے تو جس طرح میرے بھائی نے ایثار اور قربانی اور اخلاص کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کو حاصل کیا میں بھی حاصل کروں گا اور کوشش یہ کروں گا میں اس سے بھی زیادہ الٰہی فضلوں کا وارث بنوں۔ اس کو رشک کہتے ہیں۔

لیکن ایک اور آدمی اگر اس کا ذہن صحیح راستے سے بھٹک جائے تو وہ یوں سوچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اس بھائی پر فضل کیا اور مجھے یہ برداشت نہیں۔ میں یہ کوشش کروں گا کہ

اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے جس حد تک اس سے چھین سکوں وہ میں چھین لوں اور اسکو نقصان پہنچاؤں۔

اب ظاہر ہے کہ کسی انسان یا کسی مخلوق کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے کوئی فضل چھین لے۔ دینے والا جب اللہ تعالیٰ ہو اور وصول کرنے والا اس کا ایک بے نفس بندہ ہو تو پھر اس کے فضل تو نہیں چھینے جاسکتے لیکن ایسا شخص یا ایسا گروہ یا ایسی جماعت یا ایسا فرقہ یا ایسی تنظیم اپنی گمراہی اور اپنی تباہی کا سامان پیدا کر لیتی ہے۔اسی طرح ایک اور اپنے آپ کو مسلمان کہنے والی جماعت ہے۔جس کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ یہ منصوبہ بنا رہے تھے کہ ساری جماعت سے ہم نے کہاں لڑنا ہے جو اس وقت اس کا امام ہے اسے (معاذ اللہ) قتل کر دیا جائے تو اس طرح ہم اپنے مقصد کو حاصل کرلیں گے۔ یہ بھی ایک نادانی ہے۔اس دنیا کی کسی تنظیم کے امام سے جو مرضی کہہ لو۔ ہمارے لئے یہ خلافت کا سلسلہ ہے اور جماعت احمدیہ کا امام اس کا خلیفۂ وقت ہے لیکن جو بھی کہہ لو اس نے قیامت تک تو زندہ نہیں رہنا اور جب تک اس شخص کی جان لینے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا منشاء نہ ہو دنیا کی کوئی طاقت اس کی جان نہیں لے سکتی جب خدا تعالیٰ اسے اس دنیا سے اٹھانا چاہے تو ساری دنیا مل کر بھی اگر اسے زندہ رکھنا چاہے تو اسے زندہ نہیں رکھ سکتی۔ اس واسطے کسی شخص کا اس قسم کے منصوبے بنانا اس کی اپنی نالائقی یا ہلاکت کے سامان تو پیدا کر سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی منشاء کے بغیر کسی کی جان نہیں لی جا سکتی۔

سید الانبیاء حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تھے کمزور تھے، غریب تھے، بے کس تھے اور سرداران مکہ اپنے آپ کو دنیا کے معیار کے مطابق بہت بڑا بلکہ فراعنہ مصر سمجھتے تھے ان میں سے ہر ایک سمجھتا تھا کہ میں فرعون ہوں اور سال ہا سال تک انہوں نے اپنی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت کوششیں کیں مگر آپؐ کا کچھ بگاڑ نہیں سکے البتہ اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کر لئے۔جس شخص کو مکّہ میں فنا کرنا چاہتے تھے اس شخص کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکہ فتح ہوا اور اس فتح مکّہ کی شان یہ تھی کہ ان سرداروں نے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر پناہ نہیں لی کیونکہ آپ کا اعلان یہ تھا کہ بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ۔آپ نے انہیں ایک افریقن کے جھنڈے کے نیچے پناہ دلوائی

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ ان سرداروں سے ایک حسین انتقام لیا۔ پس اس قسم کے منصوبے تو ایسے وقت میں ضرور بنا کرتے ہیں دنیا کی تاریخ دیکھ کر ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی جو ترقیات ہیں بعض لوگوں کو ان کے خلاف حسد پیدا ہوتا ہے اور بعض کو ان کے خلاف حسد نہیں پیدا ہوتا لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل نازل ہوتے ہیں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حسد پیدا نہ ہو۔ آپ دنیا کی تاریخ پڑھکر دیکھ لیں حسد ضرور پیدا ہوتا ہے اور پھر اس کی اطلاع تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بھی دی گئی ہے۔

اب جو مخالف اسلام ہے (میں احمدیت اسلئے نہیں کہہ رہا کہ ہمارے نزدیک احمدیت اور اسلام ایک ہی چیز کا نام ہے) وہ اپنے ان منصوبوں سے اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکتا یہ واضح بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسلام کے ازسرنو غلبہ کے دن آگئے ہیں اور اسلام غالب آئے گا ہمیں کمزور کرنے کا ہر منصوبہ حقیقتاً اسلام کو کمزور کرنے کا منصوبہ ہے کیونکہ ہمیں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی قادرانہ انگلیوں کے درمیان پکڑا اور فرمایا کہ میں اس عاجز کمزور اور بے کس جماعت سے کام لوں گا اور ان کے ذریعہ سے میری قدرت دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوگی۔

پس جب اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے تو حاسد ضرور پیدا ہو جاتے ہیں جب حاسد پیدا ہوتے ہیں تو وہ معقول ذرائع سے اپنے حسد کا اظہار نہیں کرتے بلکہ غیر معقول اور اپنی ہی تباہی کے سامان پیدا کرنے والے ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ اب ہم تو عاجز اور کمزور ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔ ہم برملا کہتے ہیں ہم بے سہارا ہیں، کوئی سیاسی اقتدار نہیں (اور نہ اس کی خواہش ہے) ہمارے پاس اتنا مال و دولت نہیں کہ امریکہ کے روپے کی طرح لوگوں کو خاموش کرنے یا اپنے حق میں زبانیں کھلوانے کے لئے تقسیم کر دیں۔

لیکن اگر یہ حقیقت ہے اور ہمارے نزدیک یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو غلبہ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ ہم سے یہی کام لینا چاہتا ہے تو جو بھی جماعت کے خلاف منصوبہ بنائے گا اگر وہ اس میں کامیاب ہو جائے تو غلبہ اسلام کی جو عظیم مہم جاری ہے اس میں کمزوری پیدا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرسکتا کیونکہ یہ کہی مشیّت کے خلاف

ہے کہ شیطانی طاقتیں کامیابی کا منہ دیکھیں۔ پس حسد کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی Activities یعنی اس کی سرگرمیوں اور منصوبوں میں انشاء اللہ تعالیٰ کوئی کمزوری نہیں پیدا ہوسکتی لیکن حسد اپنی جگہ پر صحیح ہے اور اس کے مقابلے میں تدبیر کرنا ضروری ہے اور ہمارے ہاتھ میں ایک ہی ہتھیار ہے اور وہ ہے دعا کی تدبیر۔ اس واسطے میں جماعت کو یہ یاددہانی کرانا چاہتا ہوں کہ اپنی عاجزی کا اپنے اندر پورا احساس پیدا کرتے ہوئے نہایت انکساری کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکیں اور اپنے مولا سے یہ عرض کریں کہ تو نے ہمیں غلبہ اسلام کے لئے پیدا کیا اور تو نے ہمیں یہ توفیق دی کہ ہم تیری راہ میں تیرے ہی دیئے ہوئے مال میں سے کچھ پیش کرسکیں تا کہ تیرا جو ارادہ ہے وہ اس دنیا میں پورا ہو۔ اسلام غالب ہو اور خدا کرے جلد غالب ہو لیکن تیرے اپنے بنائے ہوئے قانون اور تیری اپنی دی ہوئی بشارت اور پیشگوئی کے مطابق حاسد پیدا ہورہے ہیں وہ ہم سے زیادہ طاقتور ہیں مادی سامانوں کے لحاظ سے، وہ ہم سے امیر ہیں دنیوی دولت کے لحاظ سے، وہ ہم سے زیادہ طاقتور ہیں اپنے جتھے کی کثرت کے لحاظ سے لیکن دنیا کی ساری دولتیں اور دنیا کے سارے اقتدار اور دنیا کی ساری طاقتیں تیرے ارادہ کے مقابلے میں کھڑی نہیں ہوسکتیں۔ ہمیں اپنی کمزوریوں کا اعتراف ہے ہم تیرے عاجز بندے ہیں ہم خطائیں بھی کرتے ہیں مگر تیری طرف ہی آتے ہیں، تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں اور توبہ واستغفار بھی کرتے ہیں تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری کمزوریوں کو دور کردے اور ان حاسدوں کو ان کے ارادوں میں ناکام کر۔

پس دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ بڑا پیار کرنے والا اور دعائیں قبول کرنے والا ہے انفرادی طور پر قربانیاں دینے والے موجود ہونے چاہئیں۔ اجتماعی طور پر جماعت اس مقام پر کھڑی ہونی چاہئے کہ حاسدوں کا حسد کچھ نہ کرسکے اور طاقتور کی طاقت ہمارے خلاف کامیاب نہ ہوسکے۔ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ کی شرط تو دور نہیں کی جاسکتی کیونکہ قرآن کریم کی کوئی آیت یا اس کا کوئی ٹکڑا منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔ اس قسم کی شرائط تو بہرحال قائم رہیں گی ایمان کی پختگی ضروری ہے اگر وہ ایمان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہمیں ملا ہے یعنی صفات باری اور معرفت صفات باری کے متعلق اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن واحسان اور ان کے

جلووں کا مشاہدہ کرنے کے سلسلہ میں اگر ہم اس قسم کے ایمان پر قائم رہیں گے تو انشاء اللہ غلبہ ہمیں ہی نصیب ہوگا۔قربانیاں ہمیں ہی دینی پڑیں گی حاسد ناکام ہی رہیں گے۔خدا تعالیٰ کی مدد کی اور اس کے فضل کی اور اس کی رحمتوں کی ہمیں ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو دعا کی تدبیر سے جذب کرنا یہ ہمارا فرض ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

(از رجسٹر خطباتِ ناصر۔غیر مطبوعہ)